درس حدیث

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نماز کی عظمت واہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَمْرَ الصَّلٰوۃِ یَوْمًا فَقَالَ :((مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَبُرْھَانًا وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَلَا بُرْھَانًا وَلَا نَجَاۃً وَکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ))

(رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی (جس سے قیامت کے اندھیروں میں اس کو روشنی ملے گی' اور اس کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی نشانی) اور دلیل ہوگی' اور اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنے گی' اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا (اور اس سے غفلت اور بے پروائی برتی) تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی' نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات' اور وہ بدبخت قیامت میں قارون' فرعون' ہامان اور (مشرکین مکہ کے سرغنہ) اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

نماز دین اسلام کا رکن اعظم ہے۔ اس کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ قرآن مجید میں بار بار اس کی ادائیگی کا حکم ہے۔ یہ مسلمان کی علامت ہے' کیونکہ ایک حدیث میں کفر اور اسلام کا فرق نماز کو بتایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُمت کے صلحاء و اتقیاء نے عمر بھر نماز کی پابندی کی ہے۔ بزرگانِ دین میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے نماز کی ادائیگی میں غفلت کی ہو' بلکہ مقربین بارگاہِ الٰہی کی اوّلین نشانی نماز ہی ہے اور ہمیں قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں میں کوئی فرد بے نماز نظر نہیں آتا۔

نماز کسی کو معاف نہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ نے حیات طیبہ کے آخری لحات تک نماز ادا کی اور یہی طریقہ صحابہ کرام ؓ نے اختیار کیا۔ اقامت صلوٰۃ تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے جبکہ ترک صلوٰۃ انتہائی بدبختی اور خدا کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ شاہ ولی اللہؒ ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں نماز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اعلم ان الصلوۃ اعظم العبادات شأنا واوضحها برهاناً واشهرها فی الناس وانفعها فی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلها وتعیین اوقاتها وشروطها وارکانها وادابها ورخصها ونوافلها اعتناء عظیما لم یفعل سائر انواع الطاعات وجعلها من اعظم شعائر الدین.

''جان لو کہ نماز اپنی عظمت شان اور مقتضائے عقل وفطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس و خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف ومشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اور اسی لئے شریعت نے اس کی فضیلت' اس کے اوقات کی تعیین وتحدید' اس کے شرائط وارکان اور آداب ونوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادات وطاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا اور انہی خصوصیات وامتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے''۔

نماز رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ عبادت تھی جسے آپؐ نے آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے۔ ایک نماز پڑھ چکنے کے بعد آپ کو اگلی نماز کا انتظار رہتا تھا۔ نماز دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی ہے۔ آپ ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے۔ نماز روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ یہ برائیوں سے روکتی اور فحش کاموں سے دور رکھتی ہے' اخلاق حسنہ پیدا کرتی ہے۔ نماز روح کو تقویت بخشنے کے ساتھ ساتھ کئی اعتبارات سے جسمانی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ نماز کے لئے وضو لازم ہے اور وضو انسان کے جسم کو پاک وصاف رکھتا اور گندگی سے بچاتا ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مشتمل ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا

کی جاتی ہے اور دعا سراسر عبادت ہے۔ پھر انسان کو عبادت ہی کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے۔ اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز سے غافل شخص اپنے مقصد تخلیق سے ہی آگاہ نہیں اور یہ انتہائی بدنصیبی کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت کردہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے نماز کو قیامت کے دن کا نور قرار دیا۔ قیامت کا دن کتنا ہولناک ہوگا' اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قیامت کی ان تاریکیوں میں نماز روشنی کا کام دے گی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز اپنی اُمت کے افراد کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کے وضو کے اعضاء اس دن روشن ہوں گے۔ اور یہ وہی لوگ ہوں گے جو نماز پابندی سے ادا کرتے ہوں گے۔ اندھیرے میں روشنی ملنے کی قدر و قیمت وہی جان سکتا ہے جسے دنیا میں کسی وقت اندھیرے سے پالا پڑا ہو اور اس وقت وہ آگے قدم بڑھانے کے قابل بھی نہ رہا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا نماز دلیل ہوگی۔ یعنی آدمی کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی علامت ہوگی اور اس بات پر شہادت دے رہی ہوگی کہ اس بندے نے اپنے خالق و مالک کی یاد میں زندگی گزاری ہے اور یہ ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز قیامت کے دن نجات کا سبب بنے گی۔ ظاہر ہے جس شخص کو قیامت کے دن کامیاب قرار دیا گیا اس سے زیادہ خوش بخت اور نصیبے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بے نمازی کے حرمان اور بدنصیبی کا بھی ذکر فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا' بلکہ غفلت اور بے پروائی کا رویہ اختیار کئے رکھا وہ قیامت کے اندھیرے میں روشنی سے محروم رہے گا۔ جس کے پاس نماز کا توشہ نہ ہوگا وہ وفاداری کی دلیل کہاں سے لائے گا۔ لہٰذا اس کے پاس اطاعت شعاری اور عبادت گزاری کا کوئی ثبوت نہ ہوگا اور نتیجتاً وہ نجات بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ روزِ

(باقی صفحہ 96 پر)